

وعظ

آداب المساجد

از افادات

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ

عنوانات و خواشی

مولانا خلیل احمد تھانوی



شعبہ نشر و اشاعت جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ

کامران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

فون پُرانی بازار کی: ۲۵۳۷۲۸ کامران بلاک: ۲۳۸۰۶۰-۵۴۲۲۲۱۳

رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ

جنوری ۱۹۹۹ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به و
توكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا و من سيئات
اعمالنا من يهده الله فلا مضل له و من يضلل الله فلا هادي
له و نشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له و نشهد ان
سيدنا و مولانا محمداً عبده و رسوله صلى الله عليه
وسلم.

امابعد: فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم. بسم الله
الرحمن الرحيم. قال الله تعالى (آیت) و من اظلم ممن
منع مساجد الله ان يذكر فيها اسمه و سعى في خرابها.
اولئك ماكان لهم ان يدخلوها الا خائفين. لهم في الدنيا
خزى ولهم في الآخرة عذاب عظيم.

(اور اس شخص سے زیادہ اور ظالم کون ہوگا جو خدا تعالیٰ کی مسجدوں میں ان کا ذکر اور
عبادت کیے جانے سے بندش کرے اور ان کے ویران اور معطل ہونے میں کوشش
کرے ان لوگوں کو تو کبھی بے حیث ہو کر ان میں قدم بھی نہ رکھنا چاہیے تا جگہ
جب جاتے حیث اور آداب سے جاتے ان لوگوں کو دنیا میں بھی رسوائی نصیب
ہوگی اور ان کو آخرت میں بھی سزائے عظیم ہوگی)

عموم آیت

شان نزول میں گواخواف ہو مگر قدر مشترک^(۱) اتنا ضرور ہے کہ آیت عام
(۱) اس آیت کے شان نزول میں اگرچہ خنواف سے گمراہی بات ضرور ہے کہ اس میں ایک عام
کلمہ بیان کیا جا رہا ہے جو کافر اور مسلمان دونوں کو شامل ہے کہ مسجد میں ذلت سے
دولت کا سبب نہ بنے کافر یا مسلمان وہ بڑا قلم ہے

اور شامل ہے تعطل مساجد کے بارے میں مسلم اور غیر مسلم کو جیسا آگے آتا ہے اور جہد مابعد اولنک ماکان لہم ان یدخلوها الخ (ان لوگوں کو) (بے جہت ہو کر) ان میں قدم رکھنا نہ چاہیے تھا) گویا بطور دلیل کے بے ماقبل کے لیے^(۱) گویا یہ فرمایا گیا ہے کہ ان کو تو چاہیے تھا کہ خود بھی جب مساجد میں داخل ہوتے تو ناشع و خاضع ہو کر داخل ہوتے نہ یہ کہ اور دوسرے آنے والوں کو جو (ذاکرین مخلصین)^(۲) ہیں ان کو بھی روکتے ہیں کیونکہ یہ فعل تو بے خوف ہونے کی ور بھی زیادہ عزت ہے اس لیے ایسا شخص بہت زیادہ ظالم ہو گا۔

شبہ اور اس کا جواب

یہاں پر ایک طالب علمانہ شبہ ہوتا ہے کہ یہ آیت تو کفار کے حق میں ہے اس کا مصداق و مخاطب مسلمانوں کو کیوں بنایا جاتا ہے تو اس کا جواب بطور صولیین کے یہ دیا جاسکتا ہے کہ العبرة لعموم اللفظ لا لخصوص المورد (اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص مورد کا) اور اس کی تفسیر^(۳) شرعی لعان وعدہ زنا ہے اور تمثیل عقلی یہ کہ اگر کوئی شخص اپنے کسی نوکر کو کسی بات پر سزا دے اور کہے کہ جو ایسی حرکت کرے گا اس کو ایسی سزا ہوگی تو اس کہنے کا سبب اس وقت یہ خاص نوکر ہے۔ مگر چونکہ الفاظ عام ہیں اس لیے دوسرے نوکر بھی اپنے لیے اس کو عبرت سمجھتے ہیں اور وہ کام نہیں کرتے مگر میرے نزدیک یہ قاعدہ اصولیہ کہ العبرة لعموم اللفظ الخ (اعتبار عموم لفظ کا ہے) اسی

(۱) اومن اعلم کے لیے بطور دلیل (۲) اخضع سے ذکر کرنے والے (۳) اس کی مثال شرعی لعان الیمنی یہودی پر تہمت زنا کا نا اور اس میں قسم قسمی ہونا اور واقعہ زمانہ میں مدغم بھی یہ بھی حکم نفس واقعہ میں رہ گیا تھا یعنی حکم عام ہے کہ جو بھی اس فعل کا ارتکاب ہوئی سزا ہے

عموم کے ساتھ متقید^(۱) ہے جہاں تک مراد منکلم کی جو اس کے آگے تجاوز کر کے زائد عموم کو شامل نہیں ہو سکتا اس کی نظیر حدیث لیس من البر الصیام فی السفر (سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے) کے باوجود لفظ کے عموم کے چونکہ مطلق کو عام ہونا^(۲) مراد منکلم کی نہیں ہے ہر مسافر کو شامل نہیں بلکہ صرف اسی کو جس کو خوف ہلاک وارد یا^(۳) مرض ہو۔ دوسری نظیر یہ کہ اگر جنگ کوئی شخص کسی عالم سے ذہن کا مسند پوچھے تو وہ عالم بوجہ اطلاع عرف متعارف کے حکم منع ہی کا دے گا کیونکہ عرف رہن مع الاستماع^(۴) ہی کا ہے اس لیے مراد یہی رہن خاص ہوگا گو فتوے کا لفظ ہوگا کہ رہن جائز نہیں۔ پس محض کسی لفظ کا عام ہونا دلیل ہر عموم کی نہیں ہے تاوقتیکہ قرآن مستند^(۵) سے اس عموم کا مراد منکلم ہونا ثابت نہ ہو جائے۔

حاصل یہ کہ آیت میں لفظ تعمیم نہیں مسلم^(۶) وغیر مسلم کی بلکہ آیت تو کفار ہی کے حق میں ہے کیونکہ جو منہ خاص یہاں مراد ہے ایسا منہ مخصوص ہے کفار سے مگر مہمان کو یہ ذمہ^(۷) دوسری طرح سے شامل ہے۔
تقریب مسجد کے معنی

وہ یہ کہ سنگ کے بعد سعی فی خرابیہا (ان کی ویرانی میں کوشش کریں) فرمانا بطور تعطیل^(۸) کے ہے اور خراب مقابل عمارت^(۹) کا ہے اور عمارت مسجد کی ذکر و صلوة سے ہے۔ پس خراب یعنی ویرانی ایسے امر سے ہوگی جو منافی ہو ذکر و صلوة کے

(۱) اس قید کے ساتھ ہے کہ جہاں تک شارع نے اہانت دی ہو بال عموم اور نہیں (۲) سب کو عام ہونا (۳) مرض بڑھنے کا خوف (۴) عام عبادت رہن رکھنے میں رجو نہ چیز سے تقی حاصل کرنے کی ہے اس لیے اگر کوئی فتویٰ دے کہ رہن رکھنا جائز نہیں تو یہی صورت عرف کی وجہ سے مراد ہوگی یہ رہن نہیں (۵) تاوقتیکہ کسی مسئلہ دلیل سے منکلم کی مراد معلوم نہ ہو (۶) آیت مسلم وغیر مسلم کے لیے لفظ عام نہیں ہیں (۷) برائی (۸) علت کے (۹) تعمیر کا نہ متبل تقریب سے

پس اگر مسلم سے مسجد میں کوئی فعل خلاف ذکر و صلوٰۃ ہو تو وہ بھی اس علامت کا مورد^(۱۱) ہوگا جوہ اشتراک علت کے رہا یہ کہ قیاس ظنی ہوتا ہے تو ذمہ یقینی نہیں جواب اس کا یہ ہے کہ قیاس ظنی جب ہوتا ہے کہ اس کی علت بھی ظنی ہو اور اگر علت منصوص علیہ^(۱۲) قطعی ہو جیسا کہ یہاں ہے تو قیاس بھی قطعی^(۱۳) ہوگا رہا یہ کہ مسلمان اگر ایسا فعل بھی کرے تو قصد^(۱۴) خرابی مسجد کا تو نہ ہوگا جو متبادر ہے سنی سے پھر اس کے کیسے شامل ہوا۔ جواب یہ ہے کہ اگر سنی خاص ہوتی مباحشر کے ساتھ تو اس شبہ کی گنجائش تھی۔ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سنی عام ہے مباحشر اور مسبب کو دلیں اس کی یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں خواب دیکھا (انبیاء رحمۃ اللہ علیہم) کا خواب بھی وہی ہے) کہ عمرہ کرنے کی غرض سے مکہ مکرمہ تشریف لائے اور صحابہ سے آپ نے یہ خواب بیان کیا۔ گو اس میں یہ نہ تھا کہ اس ماں ہوگا مگر شدت اشتیاق میں صحابہ نے صفر کی رائے دی اور آپ نے خوش فحشی سے قبول فرمایا تو کفار قریش نے آپ کو دخول مکہ مکرمہ سے روک دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس روکنے کو مسجد کی ویرانی کا سبب قرار دے کر ان کو وسیعی ففی خرابیہا (اور ان کی ویرانی میں سنی کریں) کا مصداق بنایا حالانکہ کفار مکہ مکرمہ نہ صرف مسجد حرام بلکہ تمام حد حرم کی غایت تقسیم کرتے تھے اور عمارت بھی مگر بایں ہمہ^(۱۵) ان کو وسیعی ففی خرابیہا (اور ان کی ویرانی میں) کو شش کریں) کا مصداق بنایا گیا۔ صرف اس لیے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ و صحابہ کرم کو کہہ کرین تخصیص تھے روکا پس اب بدلائل النفس یہ بات ثابت ہو گئی کہ کوئی ایسا کام

(۱۱) علت کے مشترک ہونے کی وجہ سے اس پر بھی یہ علامت لازم آسکتی (۲) اگر علت یہی ہو جو آیت یا حدیث سے ثابت ہو (۳) ہنر ہوگا اور اس پر وہی حکم لگے گا علت کے مشترک کی وجہ سے (۴) ارادہ (۵) اس سب کے (۶) اور

کرنا مسجد میں جس میں ذکر اللہ سے اس کا تعلق "بوگو علی سبیل التسیب
بہی سخی منع مساجد اللہ وسعی فی خرابھا اللہ تعالیٰ کی
مسجدوں سے روکنا اور ان کی ویرانی میں کوشش کرنا) کا مصداق بنا ہے ورنہ کفار نے
کوئی مسجد میں قتل^(۱) نہیں ڈالا تھا اور نہ مسجد میں بے تعلیمی کی تھی اور نہ عبادت
میں کوئی خرابی کی تھی اور ظاہر ہے کہ مسجد میں بلا ضرورت دنیا کی باتیں کرنا دنیا
کے کام کرنا نہ ذکر ہے نہ ذکر کے متعلق ہے اس لیے بلاشبہ معصیت^(۲) اور ظلم
ہے۔

ذکر و ملکوت پر کچھ لینا جائز نہیں

پھر "ان یذکر" کی تفسیر^(۳) سے فضیلت ذکر کے متعلق متعدد واقعات
بیان کیے گئے اس میں یہ بھی بیان تھا کہ بعضے آدمی ذکر و ملکوت پر غرض دینی ہی لیتے
میں حالانکہ اللہ کا نام ایسا گراں پایہ ہے کہ دونوں عالم بھی اس کی قیمت نہیں
ہو سکتے۔ اور یہ شعر پڑھا۔

قیمت خود ہر دو عالم گفتہ نرغ بالا کن کہ ارزانی بیوز

(تو نے اپنی قیمت دونوں جہاں بتلائی ہے نرغ بڑھاؤ ابھی ارزانی ہے)

مگر اس کا ذوق وہی پاسکتا ہے جو شناسا ہو۔

گفت لیلیٰ را غلیظہ کان توئی	کہ تو مجھوں شد پریشان غوی
از ہمد خو بان تو افروں نیستی	گفت خاص چوں تو مجھوں نیستی
دیدہ مجھوں اگر ہودے ترا	ہر دو عالم بے خطر ہودے ترا

(۱) جس کی وجہ سے لوگ ذکر کرنے سے رک جائیں (۲) ۱۲ ج ۳ (۳) مجلہ: ۱۳۱ آیت میں خطن یہ ترکی
مساہت سے حضرت نے ذکر کے مفہوم کی ہر کچھ و اہمیت چاہی کیے جن کو جس نے علم امت کی وجہ سے تعلق
نہیں کہا صرف اس کی طرف اشارہ کر دیا

(یعنی) سے خلیفہ نے پوچھا وہ تو جی ہے جس سے مجنوں پریشان اور عقل کھم کردہ ہو گیا دوسرے سینوں سے تو کسی بات میں زیادہ تو بے نہیں اس نے جواب دیا "جب تو مجنوں نہیں تو موش جی رہا اگر تمہ کو مجنوں کی آنکھ میسر ہوتی تو اس وقت دونوں عالم تیرے نزدیک بے قدر معلوم ہوتے)

عجب داری زساکان طریق کہ باشند در بحر معنی غریق
(ساکین طریق سے تم کو تعجب ہے کہ حقیقت کے دریا میں ڈوبے ہوئے ہیں)
عشق مولیٰ کے کھم از لیلیٰ بود گوئے لگتن بہر او اولیٰ بود
(خدا تعالیٰ کا عشق لیلیٰ سے کیا کم ہو اس کے لیے کوچہ گروی اوئی ہے)
اس قریب ختم کلام مجید حفاظ کا بعض ماں رمضان میں یا سوم وغیرہ میں اور قبور پر بہ اجرت پڑھنے کا ممنوع ہونا بیان^(۱) ہوا۔

اولیاء کے بازاروں میں نہ جانے کی وجوہ

اور اہل اللہ دنیا کو تو اللہ کے نام اور رضا سے بڑا کیا سمجھتے۔ آیت سے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ دولت تو نعمائے جنت سے بھی افضل^(۲) ہے و رضوان من اللہ اکبر (رضاء الہی بہت بڑی چیز ہے) نفس صریح ہے اور اسی دین فروشی^(۳) کے شبہ سے بچنے کے لیے بعض بزرگ بازار میں نہیں جاتے کہ شاید ان کو دندار سمجھ کر ان کے دین کی وجہ سے کوئی دوکاندار داموں میں رعایت کرے تو وہ ایک قسم کا عوض موبجائے گا دین کا پس نہ جانا بازار میں دو وجہ سے ہوتا ہے ایک کبر

(۱) ترویج میں قرآن پڑھ کر یا سوم اور قبور پر فرقہ آئن پڑھ کر اجرت لینے کی حرمت کو بیان کیا (۲) یعنی ایک آیت کی حکومت دنیا کی تمام نعمتوں سے تو افضل ہے ہی جنت کی سب نعمتوں سے بھی افضل ہے (۳) دین بچنے

کی "اوجہ سے وہ تو حرام ہے۔ دوسرا اس وجہ سے کہ لوگوں پر ہمارا وجاہت سے دباؤ پڑے گا اور وہ جب کہ ارزاں اور سہل گئے جس سے ان کو نقصان ہوگا سو یہ مستحسن اور ضروری ہے۔ اس میں شبہ دین فروشی سے بچنے کے علاوہ رفع استغنی عن الخلق^(۱) (مخلوق اذیت پہنچنا) بھی ہے۔ پس جاہ^(۲) کے اثر سے جتنا یہ ایک قسم کی رشوت ہے۔ اسی لیے حاکم کو بدیہینے کی اجازت نہیں۔ اس میں اس مذمت کو دفع کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ باوجود حاکم ہونے کے بدیہ قبول فرماتے تھے کیونکہ وہ محض محبت کی وجہ سے ہوتا تھا نہ حاکم ہونے کی وجہ سے اور اب بدیہ نہیں رشوت ہے۔ الا ماشاء اللہ۔

تعمیر مساجد کی حقیقت

اور اوپر جو کہا گیا کہ عمارت مسجد کی ذکر صلوة ہے۔ دلیل اس کی یہ ہے ماکان للمشركين ان يعصروا مساجد اللہ الی^(۳) بقورہ صنی المہتدین (مشرکین کے لیے مساجد اللہ بنانے کی لیاقت نہیں ہے) بعض نے اس آیت ماکان لمشركين ان سے تعمیر مساجد کا مسکد مراد لیا ہے اور اس سے مسجد میں کافر کا رویہ نہ لگانے میں استدلال کیا ہے مگر میرے نزدیک خود وہ مسکد متعلقہ دوسرے دلائل سے متعلق ہے لیکن آیت سے مراد یہ ہے کہ مشرکین اس کے اہل نہیں ورنہ اگر اس آیت سے یہ مراد ہوتی تو رسول اللہ ﷺ کبھی بنائے قریش

(۱) تکبر کی وجہ سے (۲) جاہ (۳) مخلوق سے تکلیف کو دینا کہ جس سے (۴) اللہ کے اثر سے کیا (۵) آیت کا فروع آخری ہے اصل آیت یہ ہے ماکان للمشركين ان يعصروا مساجد اللہ شہدین علی انفسهم بالكفر ولکن حیطت اعمالهم وفي النار هم جلدون . اما بعمر مسجدا للہ من امس باللہ والیوم والاخر واقام الصلوة واتى الزکوة ولم یخس الا اللہ ففسی اولئک ان یکونو من المہتدین.

کو باقی نہ رکھتے قریش نے جو یہ کافی خلیق نہ ہونے کے بہت کو بنائے ابراہیمی سے
گھٹا دیا تھا اور حطیم کو کہ داخل بیت ہے نارن کر دیا تھا اور دروازہ صرف ایک رکھا
تھا اور وہ بھی اونچے۔ پھر بعد القصد نے "ما نہ خلفائے راشدین حضرت عبد اللہ بن
عباسؓ نے اپنی خانہ حضرت عائشہ صدیقہ سے اس حدیث کو سنی کر موافق ارشاد رسول
اللہ ﷺ فرمایا کہ میں نے ابراہیمی پر بٹ کو بنوایا پھر عبدالمطلب کی خلافت میں اس
کے عامل حجاج بن یوسف نے عبد اللہ بن زبیر کے قتل کے بعد ان کی بنا کو تڑوا کر
وہی بنائے قریش قائم کی اس کے بعد حلیفہ ہادی بن رشید نے پھر بنائے ابراہیمی کی
نسبت امام مکی سے استہواب لکھا۔ انہوں نے بدیں "۳" وجہ کہ بیت اللہ تحت
مشق سلطین بن جاسے کا اسی بنا پر قائم کرنے کی رائے دی۔ جب تک اسی
بنا پر ہے۔ اور گو عبد اللہ بن زبیر کی بنا کا نہ رہنا ہر کسی قدر فوس کے جا میں
ہے کیونکہ وہ مستحق مصلح کو تھا لیکن اس بنائے قریش پر قائم رہنے میں حق بل
و علی کی معلوم نہیں کتنی مصمتیں ہوں گی۔ مگر ایک بہت بڑی مصلحت اور کھلی
حکمت جس کو گنوار سے گنوار بھی سمجھ سکتا ہے یہ ہے کہ اگر عبد اللہ بن زبیر کی
بنا پر رہتا گوردوازے بھی زمین کے برابر دو ہی ہوتے مگر تاہم نقش کنیاں تو ہندام
جی کے ہاتھ میں رہتیں اور ہر کسی کو بیت اللہ کے اندر جانا نصیب نہ ہوتا مگر اس
صورت موجودہ میں حطیم کہ در حقیقت داخل بیت تھا باہر ہے۔ اگر کوئی شخص
ہندام کے منہ کرنے کی وجہ سے اندر بیت کے نہ جاسکتے تو بڑو کہ لوگ حطیم میں جا
سکتا ہے اور دخول بیت کی برکت حاصل کر سکتا ہے۔ یہاں پر یہ بات یاد رکھنے کے
لی ہیں ہے کہ کھد رکھ کر مرنے نے بھی باہر میں ہر "۴" شرک و کفر بیت اللہ کی تعمیر میں

(۱) کوئی نہ گھڑنے کے بعد (۲) معلوم کیا (۳) اس وجہ سے کہ بیت اللہ بادشاہوں کے لیے نقش نشان
بن جائیگا اسی تعمیر کے قائم رکھنے کی رائے دی (۴) شرک و کفر کے لادہ

صرف مال حلال خرچ کیا تھا اسی وجہ سے خرچ کم ہو گیا اور پورے طور پر بنائے
ابراہیمی کو پورا نہ کر سکے غرض ماکان مشرکین (نہیں مشرکین کے لیے) کا حاصل
یہ ہے کہ مشرکین میں یاقوت مسجد کے آباد کرنے کی نہیں کیونکہ جس چیز سے
اس کی آبادی ہے جس کا ذکر آیت آئندہ میں ہے وہ ان میں نہیں ہے۔ یعنی وہ
تعمیر ذکر اللہ^{۱۴} ہے جس کا بیان اس آیت میں ہے۔ اِنَّمَا يَعْمُرُ
مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنِ آمَنَ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیٰتِ (اللہ تعالیٰ کی مساجد کو وہی بناتا
ہے جو اللہ پر ایمان لائے) اس آیت میں مقصود اصلی اقام الصلوٰۃ^{۱۵} ہے جس
کے لیے مسجد موضوع^{۱۶} ہے اور آسمی (ایمان لایا) بطور شرط کے لایا گیا اور آسمی
الذکوۃ (زکوٰۃ دہی) اقسام کی تسبیح ہے یعنی اقامت بمعنی ادا کے حقوق سلوۃ و مقوف
ہے خلوص اور محبت پر اور اس کی ایک علامت اتفاق اموال ہے حاصل یہ کہ نرا ذکر
زبان سے جیسا کہ نماز میں ہوتا ہے دلیل خلوص قلب کی نہیں بلکہ کچھ مال بھی دینا
چاہیے اور زکوٰۃ دہی دے گا جس کے تھب میں خلوص ہو کیونکہ کوئی نہ کم تو مطالبہ
کرنے والا ہے ہی نہیں اور اگر کسی کو یہ شبہ ہو کہ زکوٰۃ نہ دینا میں تو تحصیل زکوٰۃ کے
لیے حامل مقرر تھے وہ جبراً لیتے ہوں گے پھر اس میں خلوص کہاں رہا جواب یہ ہے
کہ حامل صرف مواشی کی زکوٰۃ دیتے تھے اور اموال باطنہ^{۱۷} زکوٰۃ و سیم خود ہولوں کے
انتہار میں تھے مواشی کیلئے بھی حامل کا تقرر تحصیل مال یا غلبہ کی وجہ سے نہ تھا بلکہ
مقتضی یہ نظر سولت مصارف^{۱۸} تاکہ اصحاب اموال کو تقسیم اموال میں وقت نہ
ہو^{۱۹} اور مال پورے طور پر مستحقین کو مل جائے اور اموال تجارت میں بھی حاشر کی

(۱) مسجد کی حقیقی تعمیر اس میں اللہ کا ذکر کرنا سے (۲) نماز کا کرنا (۳) بنائی گئی ہے (۴) سنا جانے کی
تقدیر رقم و غیرہ (۵) ہانڈوں میں سے زکوٰۃ کی وصولی کے لیے ریلوں کو تھرا (۶) اس دلوں کو تقسیم زکوٰۃ میں
وقت نہ ہو

طرف سے کچھ زبردستی نہ تھی بلکہ پوچھا پتا تھا کہ حوالان حول سال گزرتا ہوا یا نہیں۔ اگر کسی نے کہا نہیں گزرا تو چھوڑ دیا اور اگر کسی نے کہا کہ ہم نے زکوٰۃ خود دیدی ہے تب بھی چھوڑ دیا۔

دوسری دلیل اس دعوے کی مسجد کا موضوع نہ ذکر ہے یہ آیت فی بیوت اذن اللہ ان ترفع یخ (ایسے گھروں میں جا کر عبادت کرتے ہیں جس کی نسبت اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ان کا ادب کیا جائے) اس میں رفعت معنویہ مراد ہے۔

تیسری دلیل حدیث انما بنیت المساجد للذکر اللہ (مجاہد اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے بنائی گئی ہیں) پس جو کام ذکر کے متعلق ہے جو وہ مسجد کی ویرانی ہے منع ہے۔ جیسا بعض کا تب بہ اجرت مسجد میں لکھنے بیٹھ جاتے ہیں یہ دوزخی سینے بیٹھ پڑتے ہیں، بلکہ فقہاء نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ جو شخص اجرت پر عزم دین پڑھانا ہو اس کو بھی مسجد میں بیٹھ کر پڑھانا منع ہے۔ یعنی بڑا القیاس مسجد میں قرآن خواں نڑکوں کا پڑھانا جن سے کسی قسم کی اجرت لی جاتی ہے منع ہے البتہ درس و نیات بلا اجرت خود ذکر ہے اس کا کچھ مضائقہ نہیں، ایسا ہی معکف کے لیے جو ذکر اللہ کی غرض سے مسجد میں آ بیٹھتا ہے اس کو بیع و ضرر کا معاملہ بلا حضور جنت بضرورت^(۱) جائز ہے تاکہ ذکر اللہ سے حرمان^(۲) نہ رہے ورنہ مشتغلین بالتجارت^(۳) کو اعصاف کسی میسر نہ آتا اور یہ شرط عدم حضور جنت کی اس وقت ہے جب وہ متاع^(۴) مسجد کی جگہ کو گھیرے ورنہ اگر کوئی مختصر سی چیز ہو تو احصاء سلع (سامان تجارت) بھی جائز ہے ورنہ بجز معکف^(۵) کے دوسرے کو خرید و فروخت

(۱) معکف کو خرید و فروخت کرنا بغیر کسی پیر کے مسجد میں داخل کیے جائز ہے (۱۳) تاکہ ذکر اللہ سے محروم نہ رہے
(۲) قہر میں مشغول نہ رہی (۳) چیز کو مسجد میں داخل نہ کرنے کے شر و عیب سے کہ وہ سامان مسجد کو گھیرے اور اگر کوئی مختصر چیز ہو جیسے باتھ کی گھسی و لیروہ و اس کا حاضر کرنا جو ہر ذبہ (۵) عہود معکف کے مسجد میں کسی اور شخص سے یہ خرید و فروخت سنا ہے جائز ہے چنانچہ یہ خبر بھی کہیں نہ ہو

کو محاط خواہ کیسا ہی چھوٹا موشہ ریز نگاری و غیرہ کا لین دین مسجد میں منع ہے اسی طرح کسی ایسی چیز کا اعلان سے پہچنا جو مسجد سے کہیں بار کھوئی گئی ہو منع ہے۔ البتہ اگر مسجد کے اندر کوئی چیز گم ہو گئی ہو اس کا پوچھ لینا معتاد نہیں۔ اسی طرح اپنی تجارت کے اشتہار مسجد میں تقسیم کرنا ممنوع ہے۔

چوتھی دلیل دعویٰ مذکور کی یہ کہ حدیث میں قرب قیامت کی علامات میں وارد ہے مساجد ہم عمارتوں کی خراب (مساجد ان کی آبادیوں کی مگر خلوص سے گم ہوں گی) عمارت و زخرفی کا جمع ہونا اسی طرح ہو سکتا ہے کہ ظاہری عمارت میں تو بڑی زیب و زینت اور مجمع کی کثرت ہوگی مگر معنوی آبادی کو ذکر و خلوص ہے گم ہوگا۔ اس سے بھی یہ بات ثابت ہوئی۔

پانچویں دلیل لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ شر الباق (بری جگہیں) کیا چیز ہے اور خیر البقاع (اچھی جگہیں) کون سی جگہ ہے فرمایا مجھے معلوم نہیں جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا انہوں نے بھی یہی جواب دیا اور یہ کہا کہ دربار خداوندی سے دریافت کر کے جواب دوں گا جنانچہ وہ پوچھنے گئے اس وقت یہ برکت^(۱۱) اس مسئلہ کے پوچھنے کے حضور اقدس ﷺ کے لیے ان کو اس قدر قرب ہوا کہ وہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو کبھی اتنا قرب نہیں ہوا یعنی ستر ہزار حجاب درمیان میں رہ گئے غرض دربار خداوندی سے جواب ارشاد ہوا کہ شر البقاع^(۱۲) بازار ہے اور خیر البقاع^(۱۳) مسجد۔ سو خور کرنا چاہیے کہ دونوں میں مابہ التمايز کیا ہے^(۱۴) بہر ذکر اللہ و ذکر اللہ دنیا کے پس معلوم ہوا کہ مسجد کا موضوع^(۱۵) اصل کی ذکر اللہ ہے پس اس میں ذکر اللہ کیا کرنا اس کو شر البقاع بنانا ہے جو کہ اس کی

(۱۱) اس مسئلہ کے پوچھنے کی برکت سے (۱۲) بری جگہیں (۱۳) اچھی گم مسجد ہے (۱۴) دونوں کو یک دوسرے سے تلمذ کرنے والی چیز مسجد میں ذکر اللہ (۱۵) مسجد بنانے کی اصل اس ذکر اللہ سے

ویرانی ہے۔ آداب تعلیم و تعلم

اور اس جگہ پر آپ کے اور جبریل علیہ السلام کے لا اور ہی (مجھے معلوم نہیں) فرمادینے سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے کہ باوجود نہ معلوم ہونے کے مسائل کا غلط سلط جواب دینے پر مستعد ہو بیٹھتے ہیں، نیز وہ لوگ سمجھیں اور متنبہ ہوں جو باوجود کتب کا مطلب نہ آنے کے طالب علموں کو کچھ نہ کچھ جواب دیے چلے جاتے ہیں اور یہ نہیں کہہ دیتے کہ یہ مقام نہیں آتا جو نہ معلوم ہو کہ مہرنا چاہیے کہ نہیں معلوم۔ برز چہر سے کسی بڑھیا نے کچھ پوچھا اس نے جواب دیا کہ مجھے معلوم نہیں۔ بڑھیا نے کہا کہ تم پادشاہ کی تنی تنخواہ کھاتے ہو اور یہ بات تم کو معلوم نہیں۔ برز چہر نے جواب دیا تنخواہ تو مجھے معلومات کی ملتی ہے اگر جمہوریت^{۱۱} کی لئے لگی تو باوجود کا سارا خزانہ بھی کافی نہ ہو۔

اور حضرت جبریل علیہ السلام کا ستر ہزار حجاب کو کھماں قرب کھنا قابل غور ہے کہ جو لوگ دنیا میں سمورے سادہ ذکر و شغل کر کے حق تعالیٰ کی رویت^{۱۲} کی بوس میں پڑتے ہیں کتنی بڑی غلطی ہے۔ کیا جبریل علیہ السلام سے زیادہ قرب چاہتے ہیں وہ اس سے بھی بڑی غلطی ہے اگر رویت سے بڑھ کر ذات کی کنہ کو دراک^{۱۳} کرنا چاہیں کیونکہ خداوند تعالیٰ کی ذات کی کنہ رسائی نہیں ہو سکتی۔ اس لیے اس کو ہرگز نہ سوچنا چاہیے۔ البتہ افعال خداوندی میں غور و تدبر کرنا چاہیے تفکروا فی الاء اللہ ولا تفکروا فی ذاته (اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر غور کرو ان کی ذات

(۱) تنخواہ تو ان باتوں کی ملتی ہے جن کا علم سے گراں باتوں کی ملے جن کا سم نہیں تو نماز بھی کافی نہیں اس لیے کہ وہ تو لاتعداد ہیں ۱۲ حق تعالیٰ کو دیکھنے کی خواہش کرتے ہیں ۱۳ اس سے بھی بڑی غلطی ہے اللہ کی ذات کی حقیقت کو معلوم کرنے کی کوشش کرنا

میں غور نہ کرو)

کسی بزرگ کا قول ہے۔

دور بینان بارگاہِ الست غیر ازیں پہلے نہ بردہ اند کہ بہت
انچہ اندر زادے آید بہت حیرت اندر حیرت اندر حیرت است
(بارگاہِ الست کے دور بین حضرات نے سوائے اس کے کہ موجود ہے کوئی
معارضہ نہ لایا جو کچھ طریق میں ان کو حاصل ہوا ہے حیرت اندر حیرت نہ حیرت
ہے)

اسے برتر از خیال و قیاس و گمان و ہم در سر پہ گفتہ اند شنیدیم و خواندہ ایم
(اسے اللہ آپ خیال اور قیاس گمان و ہم سے برتر ہیں جو کچھ لوگوں نے بیان کیا
اور جو کچھ ہم نے سنا اور پڑھا ہے اس سے آپ برتر ہیں)

دفتر تمام گشت و بیاباں رسید عمر ما بچناں در اول وصف تو ماندہ ایم
(دفتر تمام ہو گیا اور عمر انتہا کو پہنچ گئی ہم ایسے پہلے ہی وصف رہے ہیں)
ہاں اللہ قیامت میں حسب وعدہ رویت ذات بلا حجاب^(۱) ہوگی اور حدیث
میں جو آیا ہے کہ اس دن کوئی اور پردہ نہ ہوگا بمزدواہ الکبریا^(۲) کے اس سے بلا
حجاب ہونے پر شبہ نہ ہوا کیونکہ اس کے معنی یہی ہیں کہ رویت تو بلا حجاب ہوگی
مگر عظمت و جلال و کبریائی کی وجہ سے احاطہ نہ ہو سکے گا۔ ردائے کبریا اس کو فرمایا
ہے دنیا میں بلا حجاب رویت^(۳) نہیں ہو سکتی یہی عقیدہ اور مسئلہ شرعی ہے۔

شعر کی تشریح

اور حضرت پیران میر سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کی طرف

(۱) اللہ قیامت میں اللہ کے وعدہ کے مطابق غیر حجاب دہرہ گا (۲) کبریائی کی طرف (۳) دنیا میں غیر حجاب اللہ کو کرنی
تیں دیکھ سکتا

جو یہ شعر منسوب ہے کہ۔

بے حجابانہ در آزدور کا شانہ مال^(۱۱)

تو یہ مہول بھجاب محبوبین غافلین^(۱۲) ہے یا قیامت کے روز کے لیے احتیاق
لحا کا خیار فرماتے ہیں کیونکہ در آ میں 'آ' صیغہ مر^(۱۳) ہے اور وہ استقبال کے لیے
ہے اور اگر یہ شعر کسی اور شاعر کا ہو تو ہم کو ضرورت تاویل کی نہیں۔

مسجد میں کن باتوں کی اجازت ہے

عرض حدیث مذکور سے بازار کی کن باتیں مسجد میں کرنے کا مذموم^(۱۴) امر
ثابت ہو۔ بعض لوگ صحابہ پر تمت لگاتے کہ وہ حضرات بھی مساجد میں ہماری
طرح خرافات باتیں کیا کرتے تھے۔ سو یہ بالکل تمت ہی تمت ہے اگر صحابہ کرم
بنی ارشاد نبوی ﷺ پر عمل کرنے والے نہ ہوں گے تو اور کون ہوگا۔ ایک تو خود
دنیا کی باتیں مسجد میں کرنا ظلم تھا ہی۔ یہ ظالم صحابہ پر تمت لگا کر اور بڑھ کر ظلم
کرتے ہیں۔ یہ نہیں کہ خود تو یہ کریں اور ان اختیار امت^(۱۵) کو بدنام کرتے ہیں۔
البتہ بعض لوگوں کی یہ بھی غلطی ہے کہ وہ ہر بات کو دنیوی بات سمجھ جاتے ہیں
مثلاً بیمار پرسی یا کسی مسلمان کا حال دریافت کرنا۔ جان لینا چاہیے کہ عیادت اور
تلفذ حال^(۱۶) مسلم حقوق شرع میں سے ہیں۔ ان کا مسجد میں پوچھنا کچھ حرج نہیں
اسی طرح اگر کوئی چیز مسجد میں گم ہو جائے تو اس کا پوچھنا بھی جائز ہے علیٰ ہذا
معتکف کی خرید و فروخت جیسا اوپر مذکور ہوا اور شریعت نے کیا ہی آسانی رکھنی

(۱۱) میر سے کٹانہ میں ضمیر حجاب کے پہلے آئے (۲۱) اس سے لگائی جاتی ہے بھول کی مانگی کہ فاعلین کو نہ حجاب سب سے
سے اس کو ادا کیجئے۔ یعنی میں کہ گناہ کے دن سب سے حجاب و بچنے کا ثبوت ہے (۳۱) در میں ۲۲ سے
لیے سے جہاں سے استقبال ہے (۳۱) ۱۲، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲

ہے اگر کوئی سوداگر اعتصاف کرنا چاہے اور اس کے لیے معاملہ مسجد میں ناجائز رہوتا تو وہ بچاؤ اس عبادت سے محروم رہتا۔ شریعت نے اس کے لیے اجازت دیدی تاکہ وہ اس عبادت سے محروم نہ رہے اسی ہی باتیں شریعت کے حق ہونے کی گواہی دیتی ہیں کہ اس میں اہل تعلق کی بھی رعایت ہے۔ تاریکیں کی بھی رعایت۔

بہار عالم حسن دس و جاں نازہ میدارد

برنگ اصحاب صورت را بہار باب معنی را

(اس کے عالم حسن کی بہار دس و جاں کو تروتازہ رکھتی ہے اصحاب ظاہر کو رنگ سے ورا باب باطن کو حقیقت سے)

باقی غیر معکف کے لیے مسافت بیان ہو چکی۔ ایک بار مسجد کو اپنے ایک دوست کی کہ ان کو تہہ کا تعلق بھی تھا ایک بات نہایت پسند آئی کہ میں مسجد میں بیٹھا تھا ایک روپیہ کی زرگاری ایک شخص سے خریدی انہوں نے فوراً متنبہ کیا کہ یہ بیع ہے اور مسجد میں نہ چاہیے۔ اہل حق کی یہ شان ہوتی ہے کہ اپنے بڑوں کو بھی کھدے گمراہ کو نہ چھوڑے۔

محبوبین کی مختلف شکلیں

اس موقع پر سنی مناسبت سے یہ ذکر آیا کہ حضرت سید احمد بریلوی مولانا شہید کے پیر ایک دن صبح کی نماز میں بوجہ نئی شادی ہونے کے ذرا دیر سے بیٹھے ان کے مرید مولوی عبدالحی صاحب نماز کے بعد وعظ فرمانے بیٹھ گئے اس میں یہ بھی کہا کہ بعض لوگوں کا یہ حال ہے کہ جو رو کی کمی بظن میں پڑے رہتے ہیں اور تکبیر اولیٰ قضا ہو جاتی ہے۔ جناب سید صاحب نے نہایت شکر یہ ادا کیا اور فرمایا کہ

(۱) کہ وہ گدگد بھی تھے (۲) اس طرف توجہ دلائی کہ یہ خرید و فروخت سے

اب ایسا نہیں ہوگا۔ اس بیان کے بعد فرمایا کہ مولوی عبدالحی صاحب نے باوجود یہ کہ ظاہراً یہ عنوان خلوتِ اب تھا اس واسطے اس عنوان سے کہنے کی جرات کی تھی کہ ان کو معلوم تھا کہ سید صاحب کے دل میں اس سے میل نہیں آئے گا بلکہ خوش ہوں گے ان کو خوش کرنے کو بے ادبی اختیار کی۔

گفتگوئے عاشقانِ درِ کارِ رب جو شش عشقِ است نے ترکِ ادب
 با ادبِ تر نیست زو کس در جہاں بے ادبِ تر نیست زو کس در جہاں
 (عاشقینِ خدا کا اس کی شان میں جوش اور غلبہ حال میں کوئی کلمہ منہ سے بظاہر خلوتِ شان نکال دینا بے ادبی نہیں ہے و نہی اس سے زیادہ بے ادب کوئی نہیں باطنی طور پر اس سے زیادہ با ادب کوئی نہیں)

ایسا ہی قصہ حضرت عائشہ صدیقہ کا جو حدیث میں ہے کہ آلِ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہے کہ جب تم مجھ سے خطا ہوئی ہو تو اس وقت لا و رب ابراہیم (قسم ہے ابراہیم کی رب کی) کہتی ہو اور جس وقت خوش ہوتی ہو اس وقت لا و رب محمد (ﷺ) کہتی ہو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ لا اھجر الا اسمک (بجز آپ کے نام کے نہیں چھوڑتی ہوں) بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ اگر کوئی اور کر لے بے ادبی میں داخل ہو جائے بلکہ کفر ہو جائے مگر عاشقِ صادق جوشِ محبت اور علاقہِ محبت سے کرتا ہے اس لیے وہ غصہ ہوتی ہیں حاصل یہ کہ ظاہراً باتیں بے ادبوں کی سی ہوتی ہیں اور باطناً ہوتی ہیں با ادب۔

کارِ پاکل را قیاس از خود میگرد
 گرجہ مانند در نوشتن شیر و شیر
 جملہ عالم ازیں سبب گمراہ شد
 کم کے ز ابدال حق آگاہ شد
 گفت رنگ ما بشر ایشان بشر
 ہوا ایشان بستہ خواہیم و خور
 این نہ انستند ایشان ز غے
 در میان فرستے ہووے ہنستا

احمد و ابو جہل درخت خانہ رفت زین شہن تا آن شہن فرخست زرف
 ایک لوگوں کو اپنے اوپر قیاس مت کرو اگرچہ دیکھنے میں تمہارا اور ان کا کام یکساں
 ہو جیسے لکھنے میں شیر اور شیر یکساں ہے تمام دنیا اسی نام خیالی کی وجہ سے گمراہ
 ہو گئی کہ انہوں نے اولیاء اللہ کو نہ پہچانا اور کہنے لگے کہ ہم بھی انسان ہیں وہ بھی
 کھاتے پیتے ہیں ہم بھی کھاتے پیتے ہیں آپ نے یہ خیال نہ کیا کہ ان میں ہم میں بڑا
 فرق ہے احمد اور ابو جہل بت خانہ میں گئے ان کے اور ان کے جانے میں بڑا فرق
 ہے ابو جہل بت پرستی کے لیے گیا اور آپ صلاہ بت توڑنے کے لیے
 خلاصہ مطلب یہ کہ آداب مسجد کو بلا ارادہ کھبہ ایسا خیال کرنا چاہیے جیسا کہ
 حاکم و نبوی کی حضوری میں قلب اور جوارح کی حالت ہوتی ہے کہ اس کا مصداق بن
 جاتا ہے۔

یک چشم زدن غافل ز اں شاہ نہاشی شاید کہ ثواب کند آنگاہ نہاشی
 (ایک چمک مارنے کی مقدار بھی محبوب سے غافل نہ رہو شاید تم پر لطف کی نگاہ
 کرے ورنہ تم آنگاہ نہ ہو)

اتنا تو ہونا چاہیے۔ اور ایسی حالت اول تو ہر وقت ہووے نہ حضوری مساجد کے
 وقت تو ضروری ہے اور ہر وقت حاصل ہونا اس حالت کا یوں نہ سمجھا جائے کہ
 بزرگان پیشین^(۱) پر ختم ہو گیا ہم کو کب ہو سکتا ہے۔

تو لگو مارا بدان شہر ہار نیست پا کر میاں کار بادشوار نیست
 (یوں مت کہو بھلا ہماری رسائی اس دربار تک کہاں ہے کیونکہ کہہ یوں کو کئی کام
 و شوار نہیں ہے وہ کریم ہیں)

صحابہ کا ادب مسجد

دیکھتے صحابہ کی کیفیت ادب مسجد کی یہ تھی کہ حضرت عمرؓ نے ان دو شخصوں کو جو مسجد نبویؐ میں بلند آوازی سے باتیں کر رہے تھے تنبیہ فرمائی اور فرمایا کہ اگر تم باہر کے مسافر نہ ہوتے تو تمہیں سزا دیتا "اترفعان اصواتكما فی مسجد رسول اللہ" اکیا تم مسجد رسول اللہؐ میں اپنی آواز بلند کرتے ہو اور اس میں یہ شبہ نہ ہو کہ یہ حکم عدم رفع صوت "مسجد نبویؐ کے ساتھ منسوس ہے کیونکہ مساجد سب رسول اللہؐ کی ہی ہیں چنانچہ فلا یقرین مساجدنا (پس ہرگز نہ قریب باتیں ہماری مساجد کے) میں آپ نے جمیع مساجد کی نسبت اپنی طرف فرمائی۔ ہاں مسجد نبویؐ کا اور زیادہ ادب ہو گا علاوہ انہیں یہ تو ہے ہی کہ ان المساجد للہ اور جب اللہ کی ہوئی تو یہ ادب کو بدرجہ اولیٰ مقتضی ہو گا۔

اصل مسجد کا ادب

اور جس طرح مسجد قابل ادب ہے ایسے ہی اہل مسجد کا ادب بھی ضروری ہے وہ یہ کہ ایسی کوئی حرکت نہ کرے جس سے اہل مسجد کو تازی "۱" ہو مثلاً یہ خیال رکھنا چاہیے کہ ایسی جگہ نہ کھڑا ہو جہاں اور آنے جانے والوں کو تکلیف ہو کیونکہ اس میں تکلیف ہے ذکرین کو بھی بدآکر جہر جس وقت کوئی اور شخص نماز پڑھ رہا ہو نہ کرنا چاہیے کیونکہ اس کی نماز میں خلل ہو گا اور اس کو تکلیف ہوگی اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ مسجد میں بموجب ارشاد نبویؐ ریاض الجنۃ "۲" میں اور جنت میں آزار، تکلیف نہ ہونا چاہیے۔

(۱) اور کجا بلند نہ کرنا (۲) تکلیف ہو (۳) جنت کے باغات میں

بہشت آنجا کہ آزار سے نہا شد
کے راہ کے کار سے نہا شد
(وہ جگہ بہشت ہے جہاں کسی قسم کی آزار نہ ہو کسی شخص سے کچھ سروکار نہ ہو)
حق تعالیٰ

معروضہ:

قارئین سے التجا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمادیں کہ ناسر اور اس کی اولاد کی
کوشش دینیہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں اور مقبولانِ حق کے ساتھ مشور فرمادیں اور تمام
زندگی بے غایت پوری فرمادیں۔ آمین۔ ہرمزہ حضور سید المرسلین ﷺ

(۱) اللہ تعالیٰ ممکن اس کی اولاد اور متکلمین ادارہ کے حق میں بھی اس دعا کو قبول فرمائیں۔ آمین
برحمتک یا ارحم الراحمین

عمر جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ

۷	☆- عملد مساجد	۱۲	☆- اساتذہ حفظہ و ناظرہ
۱۲	☆- عملد مطبع و چوکیدار	۶	☆- اساتذہ تجوید و قراءت
۱۳	☆- شعبہ اہتمام و انتظام	۱۲	☆- اساتذہ و درس نظامی
۶۵ افراد	میزان عملہ	۲	☆- اساتذہ مدلل
		۳	☆- شعبہ تحقیق و کتب خانہ

مبوزہ میرزا نید برائے تعلیمی سال ۲۰-۱۴۱۹ھ مطابق ۱۹۹۹ء

۲۳۹۳۰۳۷/-	★ تنخواہ عملہ اورد
۷۰۴۶۳۳/-	★ اخراجات گیس، بجلی، پانی اور فون
۲۰۱۹۳۲۳/-	★ مصارف مطبخ (طلبا، مع وظائف طلباء)
۱۰۰۰۰۰/-	★ پوشاک و عطر معالجہ و کتب و اسٹیشنری طلباء
۳۷۹۲۲/-	★ اسٹیشنری اور ڈک خرچ جامدہ
۱۷۳۶۹۲/-	★ تبلیغ - نشر و شاعت و جلسہ تحسین اسناد
۳۸۳۳۹/-	★ سفر خرچ (اندرون و بیرون شہر بکار مدرسہ)
	★ مرمت اشیاء و عمارات مدرسہ (کامران بک پرانی انارکلی -
۱۶۳۸۶۵/-	دارالافتاح)
	★ تواضع مہمانان جامدہ (عیون جلسہ، بموقع امتحان سالانہ
۳۷۶۳۴/-	و امتحان وفاق المدارس)
	★ مفروضات، شامیانہ و یہ طبانی مدرسہ، اخراجات حصول
۱۲۵۰۰۰/-	چرم قربانی
۲۰۵۲۸/-	★ متفرق اخراجات
	★ اس بجٹ میں جدید تعمیر کے اخراجات کا تخمینہ شامل نہیں

۵۸۱۳۹۹۵/-

میرزا ن

توضیحات

تنخواہ عملہ: اساتذہ و منتظمین، محققین اور اشراف تہذیب، خطیب و مؤذن اور
طہرین ادارہ کل ۶۵ افراد کام کر رہے ہیں۔ بڑھتے ہوئے کام کے پیش نظر مزید

تقریباً ہی ممکن ہیں۔

اخراجات گیس، بجلی، پانی اور فون: درس گاہوں، دارالافتاء اور دفاتر میں برنگہ بجلی، پینکے، گیس لمپ، گیس جولے حسب موقع فراہم کیے گئے ہیں۔ درس گاہوں میں روم کولر اور گیس میٹر بھی نصب ہیں۔ فون، بھی ادارہ کی اہم ضرورت ہے۔

اخراجات مطبخ مع وظائف طلباء: اس سال جامعہ میں ۴۱ طلباء زیر تعلیم رہے۔ ان میں سے ۳۵۸ طلباء کے قیام و طعام کا خرچ ادارہ کے ذمہ رہتا ہے۔ نیز بطاقت درجہ طلباء کو نقد وظائف بھی دیے جاتے ہیں۔

پوشاک، علاج معالجہ اور کتب و اسٹیشنری طلباء: جامعہ میں مقیم طلباء کو گاہ بگاہ نئے کپڑے دیے جاتے ہیں و علاج معالجہ کی سوت فراہم کی جاتی ہے نیز پریمری خوراک میا کی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں درسی کتب اور حسب موقع اسٹیشنری بھی جامعہ کی طرف سے طلباء کو دی جاتی ہے۔

اسٹیشنری اور ڈاک خرچ: دفتری امور کو چلانے اور ان میں پاکستانی پیدا کرنے کے لیے مختلف قسم کی اسٹیشنری و دیگر جسر خریدے جاتے ہیں نیز جامعہ کا شعبہ دعوت و تبلیغ ہر ماہ ایک دینی رسالہ تین ہزار شائع کرتا ہے جو بذریعہ ڈاک معاونین اور دیگر حضرات کو بھیجا جاتا ہے۔ ادارہ کو تعارفی سفر پیر اور سیدات معنی حضرات کو جسر ڈاک اور عام ڈاک سے بھیجے جاتے ہیں۔ اس میں اس کی ترسیل کے اخراجات شامل ہیں۔

تبلیغ و نشر و اشاعت: ادارہ کی طرف سے ہر ماہ دینی معلومات پر مشتمل ایک و خطا اصل و تبلیغ کی غرض سے شائع کیا جاتا ہے جو مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ مغال

قراءات اور اصلاح و تربیت کی مجالس منعقد کرائی جاتی ہیں نیز جامعہ کی تقریبات کے اشتراکات اور تفریقی پمفلٹ شائع کیے جاتے ہیں۔

سفر خرچ: ادارہ کی ضرورت کے لیے اندرون و بیرون شہر سفر کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ مستم دارہ اور دوسرے بکار جامعہ سفر کرنے والے حضرات کو اخراجات سفر دیے جاتے ہیں۔

مرمت اشیاء و عمارات جامعہ: جامعہ کی زیر استعمال اشیاء کی حسب ضرورت مرمت کرائی جاتی ہے اور جامعہ کی پرانی اور نئی عمارات میں رنگ و روغن، سفیدی اور ضروری مرمت کرائی جاتی ہے۔

جلد تقسیم اسناد و تواضع مہمانان جامعہ: جلد تقسیم اسناد کا انتخاب نہایت ضروری امر ہے اس میں ملک بھر سے جید علماء اور قراء کرام کو مدعو کیا جاتا ہے۔ فصل طلبہ کو سندت اور دستار ڈی جاتی ہیں۔ اعلیٰ نمبروں میں کامیاب طلباء میں انعامات تقسیم کیے جاتے ہیں۔ مہمان قراء و علماء کو کرایہ آمد و رفت پیش کیا جاتا ہے اور مہمانان جامعہ کی ضیافت کی جاتی ہے۔

مفروضات، شامیانہ و باغبانی: ادارہ کی ضرورت کے مطابق چٹائیاں، مساجد کے لیے دریاں اور حصص خرید کی جاتی ہیں۔ نیز جامع مسجد سراج میں موسم گرامین جمعہ کے روز شامیانہ لگائے جاتے ہیں جس کا کرایہ جامعہ کو ادا کرنا پڑتا ہے۔ جگہ کی قلت کے باوجود جامعہ میں گھاس کے مختلف پلاٹ چھوڑے گئے ہیں۔ جن کے چاروں طرف موسم کے مطابق مختلف قسم کے پھوس پودے لگائے جاتے ہیں جو روج پرور منظر پیش کرتے ہیں۔ اس کام کے لیے مستقل مانی بھی رکھا گیا ہے اور پھول، پودوں کی پرورش کے لیے مختلف ادویہ اور کھاد خریداجاتا ہے۔

